Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم شنبہ (ہفتہ)

۱۳ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے، ششماہی ۱۱، سہ ماہی ۶، ماہوار ۲ ½ ۔ فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳ | ۵ نبوت ۱۳۲۸ ہش | ۵ نومبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۵۳

صوبائی گورنر کے ساتھ اعانت کیلئے مشیروں کے تقرر کا اعلان کر دیا گیا

لاہور ۴ نومبر۔ آج مغربی پنجاب کے گورنر کے ساتھ ایک غیر معمولی حکم میں مشیروں کے تقرر کا اعلان کر دیا گیا ہے جن پانچ مشیروں کے ناموں کا اعلان کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ ملک محمد انور ایڈووکیٹ شیخوپورہ۔ مسٹر نسیم حسن ایڈووکیٹ منٹگمری۔ شیخ صادق حسن نائب صدر مغربی پنجاب مسلم لیگ۔ خان محمد خان لغاری (ڈیرہ غازیخان) اور میر احمد شاہ ایڈووکیٹ کیمبلپور یہ مشیر گورنر مغربی پنجاب کی ان کی روزمرہ کے نظم و نسق کے کاموں میں اعانت کیا کریں گے۔ جو انہیں دفعہ ۹۲ اے کے تحت انجام دینے پڑیں گے۔

رتن باغ (لاہور) ۴ نومبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ناحال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے متعلق دعائیں جاری رکھیں۔

آج مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت خراب رہی۔ ضعف بہت رہا۔ دو دفعہ ٹھنڈے پسینے بھی آئے۔ احباب انہیں بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ربوہ ۴ نومبر۔ ناظر بیت المال ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کو سال رواں کے لئے جماعت احمدیہ گکھڑ کے سیکرٹری مال منتخب ہوئے ہیں۔

لاہور ۴ نومبر۔ مکرم حافظ بشیر الدین صاحب (واقف زندگی) کو آج شام (سات بجے شب) اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور نومولود کو لمبی نیک اور خوشگوار زندگی عطا کرے۔

مسلمان قیدیوں کو ہندوؤں کا مذہبی گیت گانے پر مجبور کیا جاتا ہے

آگرہ ۴ نومبر۔ سکھوں کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے آگرہ کی سکھ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ الور جیل میں مسلمان قیدیوں کو زبردستی ہندوؤں کا مذہبی گیت (رگھوپتی راگھو راجہ رام) گانے پر مجبور کیا جاتا ہے آپ نے اس کانفرنس میں سکھوں کے لئے علیحدہ صوبے کے مطالبے دوہراتے ہوئے کہا کہ حکومت ہندوستان کا یہ کہنا ہے کہ وہ ایک سیکولر

جمہوری اصولوں کی فتح

لندن ۴ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون نے ولندیزی اور انڈونیشی نمائندوں۔ مجلس اقوام کے ارکان اور ہیگ کانفرنس کے صدر کو مبارکباد کا پیغام دیتے ہوئے ایک بیان میں کہا انڈونیشی معاہدہ جمہوری اصولوں کی فتح ہے اس اقدام سے مزید دوستی اور خوشگوار تعلقات کے قیام میں مدد ملے گی۔ مسٹر بیون نے اپنے بیان میں حکومت برطانیہ کہ اسی معاہدے سے انڈونیشیا میں خوشحالی کی بنیاد اور زیادہ مستحکم ہو جائے گا اور اس سے ایشیا بلکہ سارے عالم میں حالات کو ہموار کرنے میں مدد ملے گی۔

قحط سالی کا کوئی خطرہ نہیں

لندن ۳ نومبر۔ اخبار "فنانشل ٹائمز" کے ایک نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اس وقت جن فصلوں کی کاشت کی جارہی ہے وہ بھی گذشتہ سال کی طرح اچھی ہیں۔ نامہ نگار نے ایک طویل مقالے میں ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ عام قحط سالی کا خطرہ ہے۔ اس نے ان اطلاعات کو گمراہ کن بتایا ہے۔ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ بڑے بڑے اناج برآمد کرنے والے ملکوں کی غلے کی رسد گذشتہ سال کے لگ بھگ ہو گی اور ذخیرے جنگ کے بعد ہمیشہ سے زیادہ ہوں گے۔ چاول، شکر اور چربی کی سپلائی گذشتہ سال سے کچھ زیادہ ہی ہونے کی توقع ہے۔ البتہ گوشت اور دودھ کی بنی ہوئی اشیاء آئندہ چند سالوں تک قبل جنگ کے معیار سے کم ہی رہیں گی۔ (اسٹار)

اسمبلی سے بھی مستعفی ہو جاؤ

امرتسر ۴ نومبر۔ مشرقی پنجاب کے جن چار ممبران اسمبلی نے کانگرس اسمبلی پارٹی سے استعفیٰ دیا تھا انہیں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری کی طرف سے یہ اطلاع معلوم ہوئی ہے کہ وہ دس دن کے اندر اندر اسمبلی کی رکنیت سے بھی مستعفی ہو جائیں۔ کیونکہ وہ کانگرس کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے۔ یہ چار ممبر یہ ہیں۔ سردار سوجان سنگھ بابا بچن سنگھ۔ مسٹر موہن لعل دت اور مہتہ رگھبیر سنگھ

٭ کا عندیہ معلوم کروں۔

نیشنلسٹ علاقوں میں مارشل لاء

کانٹون ۴ نومبر۔ چین میں جن علاقوں پر چینی نیشنلسٹوں کا قبضہ تھا۔ ان میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ ان میں فارموسا اور ہائنان کے جزیرے بھی شامل ہیں۔ کانٹون میں جب سے کمیونسٹ حکومت قائم ہوئی ہے۔ آج پہلی دفعہ ہانگ کانگ اور کانٹون کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ شروع ہوا۔

— لندن ۴ نومبر کل ایک بیان میں پاکستانی مسلم لیگ کے صدر خلیق الزمان نے کہا میں یہاں اسلئے آیا ہوں کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کے سلسلے میں برطانوی حکومت ٭

پاکستانی نرسوں کا پہلا دستہ پہنچ گیا

برطانیہ میں پاکستان فارین سروس کے امیدوار

لندن ۴ نومبر۔ تعلیمی سال کے آغاز کی وجہ سے برطانیہ میں بہت سے پاکستانی طالب علم آئے ہیں یہ پچھلے چند ہفتوں سے بذریعہ جہاز اور بذریعہ طیارہ آتے رہے ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ ابھی مزید طلبا آنے والے ہیں ان میں سے بہت سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کورس لے رہے ہیں اور دوسرے تکنیکی اور انجنیئرنگ کی تربیت لے رہے ہیں۔ طالب علم نرسوں کا پہلا دستہ بھی انہیں میں شامل ہے جو اگلے تین سال میں نرسنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گی۔ اس سال کے خاتمے سے پہلے پہلے بیس پاکستانی نرسوں کا ایک اور دستہ برطانیہ آ رہا ہے۔ وزراء خارجہ کی کانفرنس کے موقع پر جب بیگم لیاقت علی لندن میں تھیں تو انہی نے نرسوں کی تربیت کے لئے ابتدائی قدم اٹھایا۔ آپ نے چند ہسپتالوں کا معائنہ کیا اور ان سے اس معاملے پر بات چیت کی۔

فارن سروس کے امیدوار پاکستان کی حکومت نے حال ہی میں اعلان کیا تھا کہ پاکستان پبلک سروس کمیشن کے مقابلے کے امتحان کے نتیجے کے طور پر پاکستان فارین سروس میں تقرر کے لئے جن امیدواروں کا انتخاب ہوا ہے۔ ان کی بہت بڑی اکثریت کو ابتدائی تربیت کیلئے لندن بھیجا جائے۔ انہیں لندن سکول آف اکنامکس میں ۲

۵۶ سکھ ننکانہ صاحب آ گئے

لاہور ۴ نومبر۔ ہندوستان کے ۵۶ سکھوں کا ایک قافلہ گورو نانک جی کا یوم پیدائش منانے کے لئے ننکانہ صاحب پہنچ گیا۔ اس قافلے کے لیڈر گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے جنرل سیکرٹری سردار امراؤ سنگھ ہیں۔ مقامی مسلم لیگ نے قافلے کی خاطر مدارات کی اس قافلے کو واہگہ سے ننکانہ صاحب تک مغربی پنجاب کی پولیس کی حفاظت میں پہنچایا گیا یہ قافلہ پرسوں واپس چلا جائے گا۔

یہ تعزیہ دیکھ رہے تھے

دو ہلاک بیس زخمی

لاہور ۴ نومبر۔ کل برٹے باندر میں ایک مکان اور دو کانوں کے بیٹھ جانے سے ۲ بچے جاں بحق اور بیس افراد زخمی ہو گئے۔ یہ لوگ چھتوں پر بیٹھے تعزیہ دیکھ رہے تھے کہ مکان اور دوکانیں بوجھ برداشت نہ کرتے ہوئے زمین بوس ہو گئیں

کراچی ۴ نومبر۔ امید کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب ہی میں پاکستان لیبر فیڈریشن (کراچی) اور آل پاکستان ٹریڈ یونین فیڈریشن (نرائن گنج مشرقی پاکستان) کو ملا کر ایک مشترکہ آل پاکستان لیبر فیڈریشن بنائی جائے گی۔ پاکستان فیڈریشن نے اس اشتراک کے سلسلے میں گفتگو کرنے کے لئے لیبر لیڈر مسٹر اے آر خطیب کو اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

تعلیم ملیگی۔ پہلے امیدوار مسٹر اے ایف فتح مشرقی بنگال سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ چھ اور طلبا عنقریب آئینگے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

خدام الاحمدیہ کے نویں سالانہ اجتماع کے دیگر کوائف

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

لاہور ۲ نومبر خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع احمدی نوجوانوں کو خادمانہ زندگی بسر کرنے کی عملی تربیت دینے کا ایک بہانہ ہوتا ہے۔ لیکن افسوس مشرقی پنجاب کے فسادات کی وجہ سے جو اکھاڑ پچھاڑ ہوئی اور قادیان سے جس بے سروسامانی کے عالم میں ہجرت کرنا پڑی۔ اس کے اثرات نے دو سال تک ہمیں اس اجتماع کے انعقاد کی بھی توفیق نہ پانے دی۔ چنانچہ خدام الاحمدیہ کا نواں سالانہ اجتماع جو معمول کے مطابق نومبر ۴۷ء میں ہونا چاہیئے تھا۔ وہ اس کی بجائے نومبر ۴۹ء میں منعقد ہوا۔ اس میں حسب معمول خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کی اہمیت و تفاصیل اور عملی تربیت کے متعلق تقریریں ہوئیں۔ علمی اخلاقی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ خدام نے ربوہ کے بے آب و گیاہ خطے میں اپنے خود ساختہ خیمے نصب کئے۔ فرش خاکی ہی پہ ہر روز چھ نمازیں ادا کیں۔ اسی پہ سوئے بیٹھے۔ پھر یہ سرگرمی صرف خدام ہی میں نہیں قوم کے ننھے پودوں اطفال کی طرف سے بھی جاری رہی۔ انہوں نے بھی گھر کی تمام آسائشوں پہ لات مار کر کھلے میدان میں خیموں میں رہنے کو ترجیح دی۔ خیموں کے ماننوں کو پسندیدہ جانا اور تین دن خالص دینی مصروفیتوں میں گزارے لیکن ان تمام باتوں پہ اس اجتماع کو گزشتہ اجتماعوں پہ ایک فضیلت حاصل ہے اور وہ یہ کہ حضور نے اس اجتماع میں تین دفعہ اپنے خدام کو اپنے زریں ارشادات سے نوازا۔ خدام کی گزشتہ آٹھ سال کی جدوجہد کا تجزیہ کیا۔ اچھائیوں کو سراہا اور کمیوں کو پورا کرنے کی تلقین کی اور آئندہ کے لئے قوم کے ان نونہالوں کی تربیت کی باگ ڈور خود اپنے ہاتھ میں لے لی۔

اجتماع کا پروگرام بنایا ہی کچھ ایسا گیا تھا۔ کہ اس میں شامل ہونے والے خدام کی علمی جسمانی۔ عقلی اور ذہنی صلاحیتوں کا جائزہ لیا جا سکے۔ چنانچہ یہ چار ہی قسم کے جائزے پہلو بہ پہلو جاری رہے۔ جہاں والی بال۔ فٹ بال۔ کبڈی اور دوڑیں وغیرہ ہوئیں۔ وہاں تقریروں کا فی البدیہہ مقابلہ۔ مضمون نویسی کا مقابلہ۔ ترجمہ نماز۔ ترجمہ قرآن۔ مطالعہ کتب مسیح موعودؑ حفظ قرآن اور مطالعہ احادیث کا مقابلہ ہوا۔ جس میں خدام نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ پیغام رسانی۔ فرسٹ ایڈ۔ حفظ ذہنی فاصلے کا اندازہ کرنا اور مشاہدہ معائنہ کی سرگرمیاں بھی جاری رہیں۔ علمی مقابلوں میں سب سے دلچسپ پروگرام فی البدیہہ تقریروں کا تھا۔ جس میں راجہ نذیر احمدؐ صاحب اول رہے۔ اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؐ صاحب دوم آئے۔ ذہنی صلاحیتوں کے جائزے میں سب سے دلچسپ پروگرام مشاہدہ و معاینے کا تھا۔ جس میں تعلیم الاسلام کالج کے محمدؐ سعید احمدؐ صاحب اور مجیب الرحمان صاحب بالترتیب اول اور دوم رہے۔

اجتماع کے خیمے چار بلاکوں (استقامت۔ ایثار شجاعت اور اطاعت) پر تقسیم تھے۔ جن میں مختلف مجالس کے خیمے نصب تھے۔ ہر بلاک پر ایک نگران مقرر تھا۔ خیموں کی تقسیم نمبر لگا کر کی گئی تھی۔ ہر بلاک میں ایک ایک نلکا لگایا گیا تھا۔ اور ایک طرف کو بیت الخلاء کا انتظام تھا۔ سارے مقام اجتماع میں کل پانچ نلکے لگائے گئے تھے۔ تین مستقل مہتروں کی یہ ڈیوٹی تھی۔ کہ وہ مقام اجتماع کی اندرونی صفائی کا فریضہ انجام دیں۔ بعینہ اسی قسم کا انتظام اطفال کے خیموں میں بھی تھا۔ وقت معینہ پر اجتماع کے مرکزی لنگر میں کھانا تقسیم کیا جاتا تھا۔ جو مہتمم خوراک کی پرچی اور اجازت سے ملتا تھا۔ کھانا نہایت اچھا اور ستھرا ملتا رہا۔ مہتمم لنگر چوہدری حبیب احمدؐ صاحب سیال نے بتایا۔ کہ اس دفعہ خدام نے چالیس من کے قریب آٹا اور تین پیپے گھی رضاکارانہ طور پر خود دیا تھا۔ اجتماع کے اندر ہی خدام کے لئے ایک ٹک شاپ کھولی گئی تھی۔ جو نہایت سستے نرخ پر خدام کو چائے اور دیگر اشیاء دیتی رہی۔ اچھی اشیاء کی سپلائی کے لئے اس پر براہِ راست نگرانی معتمد مرکزیہ چوہدری محمدؐ شریف خالد کی تھی۔

پروگرام کو بسہولت انجام دینے اور سارے مقام اجتماع میں ایک ہی وقت میں احکام و ہدایات پہنچانے کے لئے بجلی نہ ہونے کے باوجود لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس کی براہِ راست نگرانی چوہدری عبدالسلام صاحب اختر کے ہاتھ میں تھی۔ اور لاؤڈ سپیکر پر تمام اعلانات انہی کی منظوری سے ہوتے تھے۔

مہتمم صاحب سپلائی نے بتایا۔ کہ آٹے گھی کے علاوہ دیگر سامان بھی ہم نے اتنا فراہم کر لیا تھا۔ کہ ہمیں کسی وقت بھی کسی چیز کی کوئی کمی محسوس نہیں ہوئی۔ اور سعید احمدؐ صاحب عالمگیر کے شعبے نے بیرونی مجالس کو اپنی طرف سے ۳۵ بالٹیاں۔ ۱۲ لیمپ۔ اور ۱۵ گیس فراہم کئے۔ دو راتوں میں چار پیپے مٹی کے تیل کے صرف ہوئے۔ لنگر سے کھانا لے جانے والوں کی اوسط تعداد ۱۳۰۷ رہی۔ دفتر بیرون سے پوچھ گچھ پر معلوم ہوا۔ کہ خدام کے علاوہ اجتماع میں ساڑھے پانچ سو کے قریب زائرین خدام کی سرگرمیوں کو دیکھنے کے لئے آئے۔ جن میں تیس کے قریب غیر احمدی اور بعض مستورات تھیں۔ اسی شعبے کے انچارج شیخ مبارک احمدؐ صاحب واقفِ زندگی تھے۔ دفتر کی طرف سے ۶۹ افراد کو آمد و رفت کے مستقل پرمٹ جاری کئے گئے تھے۔

یہ امر بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ اس دفعہ کوئی قانون شکنی نہیں ہوئی۔ اور شعبۂ تنفیذ کے مہتمم راجہ بشیر احمدؐ صاحب رازی کو کسی موقعہ پر بھی کسی خادم کی اصلاح کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

اجتماع کے اندر طبی امداد بہم پہنچانے کے لئے ہسپتال کا انتظام بھی تھا۔ جس کے انچارج صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمدؐ صاحب اور ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب خنا تھے۔ تین دن کے اندر تین سو کے قریب خدام مختلف علاجوں کے لئے آئے۔ صاحبزادہ صاحب نے مجھے بتایا۔ کہ ان میں سے کسی کی حالت ذرہ بھر بھی تشویشناک نہیں تھی۔ اور یہ بھی کہ قادیان کی نسبت ربوہ میں آنے والے خدام بہت کم بیمار ہوئے ہیں۔ حالانکہ حاضری صرف بیس فی صدی ہی کم تھی۔ اجتماع کے آخری دن حضور کی تقریر سے پہلے نائب صدر نے اجتماع کی کامیابی کے لئے بیرونجات سے بعض آئے ہوئے خوشنودی کے تار پڑھ کر سنائے۔ جن میں قادیان کے درویشوں۔ امریکہ کے مبلغ سلسلہ چوہدری غلام یٰسین اور سندھ کے ایجنٹ اراضی چوہدری ناصر الدین محمود (واقف زندگی) کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

لیکن اس سال نامعلوم کیوں (شاید نائب صدر خدام بعد میں کسی اعلان کے ذریعہ اس پر روشنی ڈالیں) انعامات تقسیم نہیں ہوئے۔ حالانکہ مختلف کھیلوں اور مقابلوں میں اول۔ دوم اور سوم رہنے والوں کے ناموں کا خاص اعلان ہوتا رہا۔ لیکن یہ انعامات تقسیم کرنے کی کمی صرف خدام ہی کے اجتماع میں رہی۔ اطفال نے اپنے تمام کام پوری طرح انجام دیئے۔ اور حضور کی تقریر کے معاً بعد مولوی جلال الدین صاحب شمس نے انعامات تقسیم کئے۔ یہ انعامات ان علمی اخلاقی جسمانی اور ذہنی مقابلوں کے لئے تھے۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائنہ۔ نشانہ غلیل۔ تیز پیدل چلنا۔ بیت بازی اونچی آواز۔ ۵۰ گز دوڑ۔ مرمت سائیکل۔ بوٹ پالش۔ آہستہ سائیکل چلانا۔ کبڈی کپڑے دھونا۔ ہوائی بندوق کا نشانہ۔ تلاوت کلام پاک۔ فی البدیہہ تقریریں۔ حفظ قرآن مطالعہ کتب سلسلہ۔ عام دینی معلومات اور اخلاقی مقابلے کبڈی کا سپیشل انعام محمد اشرف صاحب اور عام دینی معلومات

حالِ نو!

(از عبدالسلام صاحب اختر ایم اے)

دہائی ہے تیری پروردگارا
وہاں ٹھہری ہے اب کشتی جہاں کی
تیری کم التفاتی کی بدولت
تجلی سے تہی ہیں جلوہ گاہیں
پلٹ آیا ہوں میں منزل پہ جا کر

یہ عالم ہو رہا ہے یارا یارا
نہ دریا ہے نہ دریا کا کنارا
سحر کا ڈوبتا جاتا ہے تارا
دھوئیں میں گم ہے دریا کا کنارا
مجھے کس سمت سے تم نے پکارا

کوئی ہلکی سی اک نظرِ تلطف
خدایا۔ داورا۔ پروردگارا

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ کماحقہٗ اپنا فرض ادا نہیں کر رہا

خطبہ جمعہ

اگر تم نے ترقی کرنی ہے تو عمل کی متواتر نگرانی اور اصلاح تمہارا فرض ہے

مختلف ڈیوٹیوں کے لئے بڑے شہروں کی جماعتوں کے حلقے مقرر کر لینے چاہئیں

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء

بمقام ربوہ ضلع جھنگ

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج رات مجھے بے چینی سی رہی۔ جس کی وجہ سے رات کا اکثر حصہ بیداری میں گزرا۔ پھر صبح کے سفر کی وجہ سے اور بھی کوفت ہوئی۔ اور سر درد شروع ہو گئی۔ اس لئے آج میں مختصر طور پر یہاں کے دوستوں کو اور پھر ان کے ذریعہ دوسرے لوگوں کو جو اس جمعہ میں شریک نہیں ہو سکے۔ اور پھر اخبار کے ذریعہ تمام جماعتوں کو

ایک بات

کی طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ رات کو جو ڈاک مجھے ملی۔ اس میں سے کچھ خطوط کا انتخاب کرکے میں ساتھ لے آیا تھا اور راستہ میں میں نے وہ خطوط پڑھے۔ ان میں سے ایک خط کراچی کے ایک دوست کی طرف سے تھا۔ خط میں اس دوست نے شکایت کی ہے۔ کہ اس کے والد فوت ہوئے تو کراچی کے احباب میں سے جو کہ سات آٹھ سو کے قریب ہیں صرف چھ آدمی جنازہ میں شامل ہوئے۔

جماعت میں یہ مرض عام ہوتی چلی جاتی ہے۔ کہ لوگ یہ تو چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ ان کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کریں۔ لیکن وہ خود یہ قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کہ دوسروں سے

ہمدردی کا سلوک

کریں۔ قادیان میں بھی یہ مرض پیدا ہو گئی تھی لیکن کئی تدبیروں سے اس کا ایک حد تک ازالہ کیا گیا تھا خصوصاً وہ جنازے جو باہر سے آتے تھے۔ ان میں بہت کم لوگ شامل ہوتے تھے۔ آخر جب تک میری صحت نے برداشت کیا۔ میں نے خود جنازہ کے ساتھ جانا شروع کیا۔ ادھر ہر محلہ کے ذمہ یہ بات ڈالی دی گئی۔ کہ ہفتہ میں فلاں فلاں دن فلاں فلاں محلہ جنازہ کی خدمات ادا کرے گا۔ اس کی وجہ سے وہ نقص بہت کم ہو گیا تھا۔ لیکن اب بیرونی جماعتوں میں اس مرض کی شکایت آنی شروع ہوئی ہے۔ اور اس کی طبعی وجہ بھی موجود ہے۔ عام طور پر لوگوں میں قومی ازدواج کا رواج ہے۔ اور قومیں اور خاندان بالعموم اکٹھے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ بڑی سہولت کے ساتھ ایک دوسرے کی

خوشی اور غمی

میں شریک ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہماری جماعت نہ تو قومی جماعت ہے۔ اور نہ شہری اور نہ ہی کسی محدود علاقہ کی جماعت ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اپنی کسی خاص مشیت کے ماتحت جس کا راز وہی جانتا ہے۔ اس کا بیج متفرق جگہوں پر پھیلا رہا ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں سوائے چند شہروں کے جماعت اکٹھی نہیں رہتی۔ یہی حال دوسرے علاقوں میں ہے۔ اس وجہ سے سوائے اتوار یا جمعہ کے جماعت کے افراد کا کسی خاص موقعہ پر اکٹھے ہو جانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ عادت پڑ جانے کی وجہ سے ان کی توجہ ان امور کی طرف نہیں رہتی۔ یہی حال نمازوں کا ہے۔ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ کہ ہر مسلمان اگر وہ تندرست ہے۔ تو پانچ وقت نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں آئے۔ لیکن اول تو کئی جگہوں پر ہماری مسجد ہی نہیں۔ صرف

دو دو چار چار

احمدی افراد ہیں جنہیں علیحدہ مسجد بنانے کی توفیق نہیں ملی۔ یا اگر علیحدہ مسجد بنانے کی توفیق ہے تو انہیں زمین نہیں ملتی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ دیہاتی جماعتوں کو چھوڑ کر شہری جماعتوں میں اب بھی پچاس فیصدی کے قریب ایسی جگہیں ہیں جہاں مسجدیں نہیں۔ پھر شہروں میں بھی جماعت ایک جگہ پر اکٹھی نہیں ہوتی۔ مثلاً کراچی ہی جہاں سے یہ رپورٹ آئی ہے دس میل لمبا شہر ہے۔ اور دس میل لمبے شہر میں کوئی احمدیہ مسجد نہیں تھی۔ اب جماعت نے ایک مسجد کی تعمیر شروع کی تھی۔ لیکن بعض کارکنوں کی غفلت کی وجہ سے وہ بننے سے پہلے تڑخ گئی۔ اور اس کی تعمیر رک گئی۔ اور ابھی تک مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ کہ ان نقائص کو دور کیا جا چکا ہے یا نہیں۔ اگر وہ مسجد بن جائے۔ تو اس میں جمعہ کے دن تو لوگ دور دور سے آ سکتے ہیں۔ لیکن پانچ وقت کی روزانہ نمازیں پانچ پانچ میل سے آ کر مسجد میں نہیں پڑھی جا سکتیں۔ بلکہ ایک دو میل سے بھی روزانہ پانچ وقت نماز کے لئے لوگ مسجد میں نہیں آ سکتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بوجہ اس مجبوری کے لوگ گھروں پر نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اور جب

لمبی عادت

پڑ جاتی ہے۔ تو خواہ مسجد گھر کے قریب بھی بن جائے وہ مسجد میں نہیں جاتے۔ انسان غفلت کا اتنا عادی ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اسے دبا نہیں سکتا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایسی باتیں ہیں۔ جو جماعت کے متفرق جگہوں پر پھیلے ہوئے ہونے کی وجہ سے جماعتی طور پر اس میں غفلت پیدا کر رہی ہیں۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ بوجہ دوری جب جنازہ میں جانے کی عادت نہیں رہتی۔ تو انسان بعض دفعہ یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ فلاں شخص چلا گیا ہو گا فلاں چلا گیا ہو گا۔ اس لئے میرے نہ جانے کا کوئی حرج ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب بیمار تھے۔ اور لوگ آپکے پاس بیٹھے ہوئے ہوتے۔ تو بعض دفعہ جب آپکی طبیعت زیادہ خراب ہو جاتی۔ آپ فرماتے احباب چلے جائیں۔ چونکہ آپ نام لے کر نہیں کہتے تھے اس لئے زیادہ شرم والے لوگ تو چلے جاتے تھے۔ باقی لوگ وہیں بیٹھے رہتے۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ ان لوگوں میں شامل نہیں ہیں۔ جن کو جانے کے لئے کہا گیا ہے۔ بلکہ وہ

"خاص احباب"

میں سے ہیں۔ پھر جب آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو جاتی۔ تو آپ فرماتے۔ دوست چلے جائیں۔ پھر کچھ لوگ چلے جاتے۔ لیکن بعض لوگ پھر بھی وہیں بیٹھے رہتے۔ ایسے لوگوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول نے ایک محاورہ بنایا ہوا تھا۔ آپ فرماتے۔ اب عزیز واقف بھی چلے جائیں۔ یعنی وہ لوگ جو اپنے آپکو ان لوگوں میں نہیں سمجھتے۔ جن کو جانے کے لئے کہا گیا ہے۔ بلکہ وہ اپنے آپکو خاص لوگوں میں قرار دیتے ہیں۔ وہ بھی چلے جائیں۔ غرض جو حکم عام ہوتا ہے بسا اوقات لوگوں میں اسکی اطاعت کا احساس نہیں ہوتا۔ اور وہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ دوسرے کسی شخص نے وہ کام کر دیا ہو گا۔ اسی لئے قادیان میں جنازہ کے لئے مجھے یہ انتظام

کر نا پڑا کہ فلاں دن جو جنازہ آئے اس کی خدمات ادا کرنے کا انتظام فلاں محلہ کرے۔ فلاں دن جو آئے اس کا انتظام فلاں محلہ کرے اس طرح لوگوں پر زیادہ بوجھ بھی نہیں پڑتا تھا اور پھر ہم گرفت بھی کر سکتے تھے۔ ہم کہہ سکتے تھے کہ آج تمہاری ڈیوٹی تھی تم نے اسے کیوں ادا نہیں کیا۔ پس جن جن شہروں میں جماعت کے دوست دور دور رہتے ہیں ان میں اگر ایسا انتظام کر لیا جائے تو ایک حد تک وہاں کی جماعت میں بیداری پیدا ہو سکتی ہے۔

مثلاً لاہور ہے

لاہور کے دوستوں سے یہ امید کرنا کہ وہ کسی جنازہ پہ سب کے سب پہنچ جائیں۔ درست نہیں۔ ہاں اگر یہ انتظام کر دیا جائے کہ ہفتہ میں فلاں دن اگر کوئی جنازہ باہر کا ہو تو فلاں حلقہ کے دوست اس کا انتظام کریں۔ فلاں دن کوئی جنازہ ہو تو فلاں حلقہ کے دوست اس کا انتظام کریں۔ تو ایک حد تک سہولت پیدا ہو سکتی ہے۔ لاہور میں بھاٹی دروازہ کے علاقہ میں جماعت کافی مقدار میں پائی جاتی ہے۔ باقی حصوں میں تین تین چار چار حلقے آپس میں مل کر جنازہ کی خدمات ادا کرنے کا انتظام کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا انتظام کر دیا جائے تو وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے کسی رشتہ دار کے فوت ہو جانے پہ جنازہ میں سارے شہر کی جماعت کو شامل ہونا چاہیئے ان کے خیالات بھی درست ہو جائیں گے اور اس ذریعہ سے جنازہ کا انتظام بھی ہو جائے گا اور کسی کو شکایت کرنے کا موقعہ بھی نہیں ملے گا۔ بہرحال میں

دوستوں کو نصیحت

کروں گا کہ صرف انہی کے حقوق دوسروں پہ نہیں بلکہ دوسروں کے حقوق بھی ان پہ ہیں۔ جب تک وہ اس قاعدہ کو یاد نہ رکھیں گے وہ اپنے ساتھیوں کی ہمدردی کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔ جیسے قرآن کریم میں خدا تعالیٰ مرد اور عورت کے حقوق کو بیان کرتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے مرد کے عورت پر حقوق کو اس قدر بیان کیا۔ کہ اس سے انسان سمجھنے لگا کہ گویا مرد پہ عورت کو کوئی حق ہی نہیں۔ تو اس نے ساتھ ہی کہہ دیا کہ عورت کے بھی مرد پہ ویسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ مرد کے عورت پہ۔ اور تو اور ہم تو خدا تعالیٰ کو بھی دیکھتے ہیں کہ وہ اگر کہتا ہے تم نمازیں پڑھو تو خود بھی بندے کے لئے روزی کے سامان مہیا کرتا ہے۔ وہ اگر کہتا ہے کہ مجھے یاد کرو تو ساتھ ہی کہتا ہے میں تمہیں یاد کروں گا۔ حالانکہ وہ خالق ہے مالک ہے۔ اگر وہ کہہ دیتا کہ تم مجھے سارا دن یاد کیا کرو۔ لیکن میں تمہیں کسی وقت بھی یاد نہیں کروں گا۔ تو اس کا حق تھا۔ لیکن

اس نے کہا

تم اگر مجھے یاد کرو گے۔ تو میں تمہیں یاد کروں گا۔ اسی طرح ہر وہ فعل جسے انسان فرض سمجھ کر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے مقابلہ میں انسان کے لئے کچھ نہ کچھ کرتا ہے۔ دراصل یہ نقص اس لئے پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ لوگ اپنے آپ کو چودھری سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور وہ یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ دوسروں پر تو ان کے حقوق ہیں۔ لیکن ان پر کسی کا حق نہیں۔ باقی اس خط میں لکھنے والے نے بعض غلطیاں بھی کی ہیں۔ مثلاً اس نے لکھا ہے۔ کہ غیر احمدیوں نے مجھے طعنہ دیا۔ کہ دیکھو۔ احمدی جنازہ کی خدمات ادا کرنے کے لئے نہیں آئے۔ اس خط میں اس نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ احمدی دوست ایک ایک میل پر رہتے ہیں۔ اسے یہ دیکھنا چاہیئے تھا۔ کہ کیا وہ غیر احمدی بھی

میل میل کے فاصلہ سے

آئے تھے۔ ساتھ والے گھر سے نکل کر یا پاس کی گلی سے آکر دوسروں کو طعنہ دے دینا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا۔ اگر وہ غیر احمدی میل میل کے فاصلہ سے وہاں آتے۔ تو ان کا حق تھا۔ کہ وہ کہتے۔ ہم آگئے ہیں۔ لیکن احمدی نہیں آئے۔ لیکن اگر وہ اسی گلی کے رہنے والے تھے۔ تو لکھنے والے کو سمجھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ انہوں نے منافقت کی ہے۔ انہوں نے تمہاری جماعت پر حملہ کیا ہے۔ تم نے اگر اس پر دل میں گرہ باندھ لی ہے۔ تو یہ تمہاری غلطی ہے۔ بھلا قریب کے مکان میں رہنے والوں کا حق ہی کیا ہے۔ کہ وہ احمدی افراد کو جنازہ کی خدمات ادا نہ کرنے کا طعنہ دیں۔ اگر وہ سارے غیر احمدی دو دو چار چار میل کے فاصلہ سے آتے اور طعنے دیتے۔ تو میں سمجھ لیتا۔ کہ

عقلی طور پر

اس میں کچھ صداقت ہے۔ دراصل یہ بھی ایک شیطانی طریق ہوتا ہے۔ جب کسی شخص کو کوئی صدمہ پہنچتا ہے یا کسی کو ترقی ملتی ہے۔ تو شیطان اس موقعہ کو خاص طور پر فتنہ کے لئے چن لیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک جنگ کے موقعہ پر کچھ ایسے صحابیؓ پیچھے رہ گئے۔ جنہیں پیچھے نہیں رہنا چاہیئے تھا۔ وہ استطاعت رکھتے تھے۔ لیکن باوجود استطاعت کے وہ پیچھے رہ گئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب واپس تشریف لائے۔ تو منافقوں کے لئے خدا تعالیٰ کا یہ حکم تھا۔ کہ انہیں ننگا کرو۔ چنانچہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے جنگ سے واپس آتے ہی یہ اعلان کیا۔ کہ جو لوگ جنگ میں شامل نہیں ہوئے۔ وہ آئیں اور وجہ بتائیں کہ وہ کیوں جہاد پر نہیں گئے۔ چنانچہ منافق آئے۔ اور انہوں نے عذر پیش کرنے شروع کئے۔ ان لوگوں کے لئے مشکل ہی کیا تھی۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آکر جھوٹ بول دیا۔ اور کہہ دیا۔ یہ بات تھی۔ وہ بات تھی۔ جس کی وجہ سے ہم جنگ میں شریک نہیں ہو سکے۔ آپ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارا یہ قصور معاف کر دے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سمجھتے تھے۔ کہ یہ لوگ منافق ہیں۔ لیکن پھر بھی آپ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے۔ کہ اے اللہ تو ان کی اصلاح کر۔ اور وہ چلے جاتے۔ جب ایک مومن جنہوں نے غفلت سے کام لیا تھا۔ ڈیوڑھی پر پہنچے۔ تو انہوں نے دریافت کیا۔ کہ کیا لوگ آنے شروع ہو گئے ہیں۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔

فلاں فلاں عذر

تھا۔ جس کی وجہ سے ہم جنگ میں شامل نہیں ہوئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دعا کر دیتے ہیں۔ اور بات ختم ہو جاتی ہے۔ وہ صحابی فرماتے ہیں۔ میرے نفس نے کہا۔ یہ تو آسان نسخہ ہے۔ میں بھی عذر پیش کر دیتا ہوں۔ اور دعا کے لئے عرض کر دیتا ہوں۔ لیکن پھر خیال آیا۔ کہ پہلے یہ پوچھ لوں۔ کہ یہ کون کون لوگ تھے۔ اس پر میں نے دریافت کیا۔ تو مجھے ان کے نام بتائے گئے۔ یہ سب لوگ منافق تھے۔ صرف ایک مومن کا ذکر کیا گیا۔ مگر ان کے بارہ میں بتایا گیا۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گئے۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں گنہگار ہوں۔ اور سزا کا مستحق ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اچھا تم چلے جاؤ۔ تمہارے متعلق بعد میں فیصلہ کیا جائیگا۔ وہ صحابی فرماتے ہیں۔ جب میں نے یہ سنا تو اپنے

نفس کو ملامت

کی۔ کہ تو تو منافقوں والا کام کرنے لگا تھا۔ وہ فرماتے ہیں۔ اس کے بعد میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گیا۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں فی الواقعہ گنہگار ہوں۔ اس لئے سزا کا مستحق ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا چلے جاؤ۔ تمہارے متعلق بعد میں فیصلہ ہوگا۔ یہ تین آدمی تھے۔ جنہوں نے اپنے جرم کا اقرار کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بالآخر خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ان تینوں کو

مقاطعہ کی سزا

دی۔ اور غیر معین مقاطعہ کی سزا دی۔ یہ سزا ایسے شہر میں دی گئی۔ جس میں قریباً سارے کے سارے مسلمان تھے۔ وہ مقاطعہ آج کل کے مقاطعہ کی طرح نہیں تھا۔ آج کل اگر دس احمدیوں کے ساتھ مقاطعہ ہوتا ہے۔ تو دس ہزار غیر احمدیوں کے ساتھ اس کا مقاطعہ نہیں ہوتا۔ اور وہ ان سے باتیں کرتا رہتا ہے۔ لیکن وہاں سارا مدینہ مسلمان تھا۔ کچھ دنوں کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ ان لوگوں کے بیوی بچے بھی ان سے کلام نہ کریں۔ چنانچہ ان کے بیوی بچوں نے بھی ان سے بول چال بند کر لی۔ پھر فرمایا۔ ان کے بیوی بچے ان سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ وہ صحابیؓ کہتے ہیں۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا۔ کہ ہم میں سے ایک بوڑھے صحابیؓ کی بیوی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرا خاوند بوڑھا ہے۔ اور جب سے آپ نے اسے سزا دی ہے۔ وہ روتا رہتا ہے۔ اس کا یہاں کوئی رشتہ دار بھی نہیں۔ آپ کے حکم کی اطاعت میں میں دوسری جگہ چلی تو جاؤں گی۔ مگر اسے کھانا وغیرہ دینے والا کوئی نہیں۔ وہ بھوکا مر جائیگا۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا تم اسے کھانا دے دیا کرو۔ مگر اس کے علاوہ

کوئی تعلق نہ رکھو

وہ صحابیؓ کہتے ہیں۔ جب میں نے یہ بات سنی

سرگودھا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر
۱۱ر نومبر ۱۹۴۹ء کے دن کو یاد رکھئے

احباب کے لئے یہ خبر خوشی کا موجب ہوگی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۱ر نومبر ۱۹۴۹ء کو بعد نماز جمعہ سرگودھا میں تقریر فرمائیں گے۔ حضور جمعہ بھی سرگودھا پڑھائیں گے۔ اور جمعہ کے کچھ دیر بعد حضور کی تقریر ہوگی۔ احباب کے لئے دوپہر اور شام کے کھانے اور قیام کا انتظام ملک صاحب موصوف کی کوٹھی پر ہوگا۔ البتہ اپنی ضرورت کے مطابق دوست اپنے ہمراہ بستر ضرور لائیں۔ تا انہیں تکلیف نہ ہو۔ جماعتہائے ضلع سرگودھا کے خدام کے لئے ۹ر نومبر کی دوپہر تک سرگودھا پہنچ جانا ضروری ہوگا۔ تا کہ وہ جلسہ کے انتظام میں بروقت حصہ لے سکیں۔ حضور یہ تقریر کمپنی باغ میں فرمائیں گے جمعہ بھی حضور کمپنی باغ میں پڑھائیں گے۔ تقریر چار بجے شروع ہوگی۔ لاہور سے تشریف لانے والے دوستوں کے لئے یونائیٹڈ بس سروس نے یہ سہولت بہم پہنچائی ہے۔ کہ اگر دوست دو دن پہلے اپنا نام بابل برادرز کے نوٹ کرا دیں۔ تو ۱۱ر نومبر کو حسب ضرورت سپیشل بسیں رتن باغ سے بھی چلا دی جائیں گی۔ تقریر کے معاً بعد جو دوست واپس جانا چاہیں گے۔ وہ اسی وقت روانہ ہو سکتے ہیں۔

(خاکسار:۔ مرزا عبد الحق امیر جماعت احمدیہ سرگودھا)

تو خیال کیا۔ میں بھی ایسا کروں۔ مگر پھر خیال آیا۔ کہ وہ تو بوڑھا ہے۔ میں تو بوڑھا نہیں ہوں۔ یہ بھی نفس کا دھوکہ ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی بیوی کو اُس کے میکے بھجوا دیا۔ اس کے بعد دن کے بعد دن گذرتے گئے۔ اور سزا کی تلخی بڑھتی گئی۔ وہ صحابیؓ کہتے ہیں۔ میرے ایک گہرے دوست تھے۔ جو میرے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہونے کے علاوہ میرے رشتہ دار بھی تھے اُن سے میری بھائیوں سے بھی زیادہ محبت تھی وہ میرے رازدار تھے۔ اور جانتے تھے کہ مجھ میں اسلام کی بے انتہا محبت ہے۔ جب میری تکلیف بڑھ گئی۔ تو

گھبراہٹ اور بے چینی

کی حالت میں میں اُس دوست کے باغ میں گیا۔ وہ باغ میں کام کر رہے تھے۔ میں نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ بھائی دوسرے لوگوں کو تو شاید پتہ نہیں ہوگا۔ تم تو میرے حالات سے اچھی طرح واقف ہو۔ تم جانتے ہو۔ کہ میں مومن ہوں۔ اُس دوست نے میری بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور کام میں لگا رہا۔ میں نے پھر کہا۔ دیکھو ہم میں آپس میں کتنی محبت تھی۔ دوسروں کو تو شائد کوئی شبہ ہو۔ تو تو میرا رازدار ہے۔ میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہ کیا میں منافق ہوں اُس نے پھر بھی کوئی جواب نہ دیا۔ اور اپنے کام میں مشغول رہا۔ پھر میں نے تیسری دفعہ کہا۔ یہ کتنے ظلم کی بات ہے کہ تم میرے اچھی طرح واقف ہوتے ہوئے بھی گواہی نہیں دیتے۔ تم میرے رازدار ہو۔ اور جانتے ہو کہ میں منافق نہیں ہوں۔ وہ صحابیؓ بیان کرتے ہیں۔ جب میں نے تیسری دفعہ اُسے مخاطب کیا۔ تو اُس نے میری طرف نہیں۔ آسمان کی طرف منہ کر کے کہا

خدا اور اُس کا رسول

بہتر جانتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ میرے کان اور آنکھ جھوٹے ہیں میں تمہیں اگر مومن سمجھتا ہوں تو یہ میری ہی غلطی ہوگی۔ وہ صحابیؓ کہتے ہیں۔ اس بات کا مجھ پر گہرا اثر ہوا۔ اور میری حالت پاگلوں کی سی ہوگئی۔ میں وہاں سے پیچھے ہٹا۔ اور جنون کی حالت میں دروازہ کی طرف بھی نہ گیا۔ بلکہ دیوار پر سے کودا۔ اور مدینہ کی طرف جانا شروع کیا۔ جب میں مدینہ میں داخل ہوا تو ایک اجنبی شخص نے آواز دی۔ اور دریافت کیا۔ کہ فلاں شخص کہاں رہتا ہے۔ میں نے کہا۔ وہ میں ہی ہوں۔ اُس نے کہا میں

غسّان

کے بادشاہ کی طرف سے تمہارے نام ایک پیغام لایا ہوں۔ اُس نے میرے ہاتھ میں ایک خط دے دیا میں نے وہ خط پڑھا۔ تو اس میں لکھا تھا مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ تمہاری قوم کے سرداروں نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے ہم ایک عرب بادشاہ کی حیثیت سے اُسے بُرا مناتے ہیں۔ اور تمہیں دعوت دیتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس چلے آؤ۔ تمہاری شان کے مطابق تمہارا اعزاز و اکرام کیا جائے گا۔ وہ صحابیؓ بیان کرتے ہیں۔ جب میں نے وہ خط پڑھا۔ تو مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ گویا کسی نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میرا غصہ جاتا رہا۔ میں نے اپنا نام لے کر کہا۔ اے شخص یہ شیطان کا آخری حربہ ہے۔ میں نے پیغامبر کو اشارہ کیا۔ کہ میرے ساتھ چلے آؤ۔ رستہ میں کسی نے بھٹی جلائی ہوئی تھی۔ میں نے وہ خط بھٹی میں ڈال کر کہا۔ جاؤ۔ اور اپنے بادشاہ سے کہدو۔ کہ اُس نے تمہارے خط کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ یہ

ابتلاء کا آخری مرحلہ

تھا آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام ہوا۔ کہ ان تینوں کو معاف کردو۔ چنانچہ آپ نے مسجد میں معافی کا اعلان کر دیا۔ تو دیکھو غسّان کے بادشاہ نے یتیم چادر پیل سے اس صحابیؓ کے نام یہ خط بھیجا تھا۔ یہ بتانے کے لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے ساتھ یہ بد سلوکی کی ہے۔ تم ہمارے پاس آؤ۔ ہم تمہاری عزت کریں گے۔ لیکن اُس مومن نے نہائیت ہی خطرناک ابتلاء کی صورت میں کہ ویسا ابتلاء یقینی طور پر ہم پر نہیں آیا۔ اور نہ ہی آنے کا آئندہ امکان ہے۔ اُس خط کو بھٹی میں ڈال دیا۔ اور پیغامبر سے کہا جاؤ بادشاہ سے کہہ دو۔ کہ میں نے اُس کے خط کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے اور یہی جواب

ہر مومن کا

ہونا چاہیئے۔ بہرحال چونکہ اس قسم کی باتوں سے لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اے جنازہ میں شامل نہ ہونے والو۔ تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اپنے ایمانوں کی فکر کرو۔ کہ تم نے غلط رستہ اختیار کیا۔ اور اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ اس موقعہ پر غیروں تک نے طعنہ دیا۔ تو بھی اپنے ایمان کی فکر کر۔ کیونکہ تیرا ایمان بھی کمزور ہے۔ اور شیطان اُسے مٹانا چاہتا ہے۔ بہرحال یہ ایک نقص ہے۔ جس کی اصلاح کی طرف توجہ کرنا ہماری جماعت کا فرض ہے۔ جماعت ایمان میں کامل اُسی وقت ہو سکتی ہے۔ جب اُس کے افراد پورے اخلاص کے ساتھ کام کریں اگر تم نے ترقی کرنی ہے تو

عمل کی متواتر نگرانی

اور اصلاح تمہارا فرض ہے۔ پس میں جہاں اُس خط لکھنے والے کو اس بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دقعت تم نے غیر احمدیوں کے طعنہ دینے کو دی ہے وہ خطرناک ہے۔ قریب کے مکان سے اُٹھ کر طعنے دے دینا کوئی مشکل امر نہیں۔ ایسی ہمدردی تو شیطان بھی کر سکتا ہے۔ لیکن میرا یہ مطلب بھی نہیں کہ دوست ان باتوں کا خیال نہ رکھیں۔ بڑے شہروں کی جماعتوں کو حلقے مقرر کر لینے چاہیئں۔ اور یہ انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ فلاں دن فلاں حلقہ اس قسم کی ڈیوٹی ادا کرے گا۔ اور فلاں دن فلاں محلہ یہ کام کرے گا۔ اس طرح کام کرنے والوں پر بوجھ نہیں پڑے گا۔ اور جو لوگ جماعت سے دور رہتے ہیں۔ اُن کے جنازے بھی خراب نہ ہوں گے۔ علاوہ ازیں دوسرے لوگوں کو بھی ہمارے متعلق یہ احساس ہوگا۔ کہ ان میں باہمی ہمدردی پائی جاتی ہے۔

جلسہ سالانہ پر قادیان جانیوالی پارٹی

خواہشمند دوست اپنے نام پیش کریں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

تجویز کی گئی ہے کہ قادیان کے اس جلسہ سالانہ پر جو دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ چالیس دوستوں کی ایک منظم پارٹی عارضی پرمٹ پر قادیان بھجوائی جائے۔ جو تین چار دن قادیان ٹھہر کر واپس آجائیگی یہ پارٹی حکومت مغربی پنجاب کی اجازت اور وساطت سے قادیان بھجوائی جائے گی۔ اور اسی طرح حکومت ہند کی اجازت بھی ضروری ہوگی۔ اور گو ابھی تک نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس پارٹی کو قادیان جانے کی اجازت ملے گی یا نہیں۔ لیکن احتیاطاً ضروری ہے۔ کہ ہم اسکے متعلق اپنی طرف سے تیاری مکمل کر لیں سو جو دوست اس پارٹی میں شامل ہونا چاہیں وہ مجھے اپنے نام اور ضروری کوائف لکھ کر بھجوا دیں۔ لیکن ایسے دوستوں کو مندرجہ ذیل امور مدنظر رکھنے چاہئیں۔

(۱) یہ پارٹی غالباً چالیس افراد پر مشتمل ہوگی۔ جن میں سے بعض بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مبلغ ہونگے اور بعض دوسرے مبلغ ہونگے اور بعض ایسے دوست ہوں گے جو عرصہ دراز سے قادیان نہیں جا سکے۔ اور بعض وہ دوست ہوں گے۔ جن کے قریبی عزیز اس وقت قادیان میں مقیم ہیں۔ وغیر ذالک۔ پس لازماً ہمارا انتخاب بہت محدود ہوگا۔ اس لئے جو دوست درخواست دیں انہیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان کی درخواست بہرحال منظور ہو جائے گی۔

(۲) جو دوست اس پارٹی میں شامل ہونگے انہیں جلسہ ربوہ کی شرکت سے محروم رہنا پڑے گا۔ کیونکہ اس سال قادیان کا جلسہ سالانہ اور ربوہ کا جلسہ سالانہ ایک ہی تاریخوں میں منعقد ہو رہے ہیں۔

(۳) اگر یہ ضروری سمجھا گیا۔ کہ اس پارٹی کے اخراجات شامل ہونے والے دوستوں پر ڈالے جائیں۔ تو ہر دوست کو ایسے اخراجات کا بوجھ خود برداشت کرنا ہوگا۔ سوائے ایسے غریب دوستوں کے جن کے لئے یہ خرچ تکلیف مالایطاق کا رنگ رکھتا ہو۔

پس اوپر کی تین شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے جو دوست اس پارٹی میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ مجھے بہت جلد اپنی درخواست بھجوا دیں۔ درخواست میں (۱) اپنے نام (۲) اپنی ولدیت (۳) اپنی سکونت اور موجودہ پتہ اور (۴) استحقاق کا اندراج ہونا چاہیئے۔ استحقاق سے مراد یہ ہے۔ کہ انہیں اس بات کی صراحت کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کس وجہ سے اس پارٹی میں شمولیت کا حق رکھتے ہیں۔ آیا ان کا کوئی قریبی رشتہ دار قادیان میں ہے۔ یا وہ عرصہ دراز کے بعد کسی بیرونی ملک سے واپس آئے ہیں۔ یا اسی قسم کا کوئی اور حق جو قابل قبول اور قابل ترجیح سمجھا جائے۔

یہ بات پھر بیان کر دینی ضروری ہے۔ کہ ابھی تک حکومت کی طرف سے اس پارٹی کی اجازت نہیں ملی اور اس پارٹی کا جانا لازماً اس شرط کے ساتھ مشروط ہے۔ کہ اجازت مل جائے۔ نیز یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ ہر درخواست کنندہ کو اجازت دے دی جائے۔ بلکہ زیادہ درخواستوں کی صورت میں لازماً محدود انتخاب کرنا ہوگا۔ خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۳ ۱۱/۴۹

درخواست دُعا

جناب بابو اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر مری جو سلسلے کے نہائیت مخلص خادم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ بعارضہ ٹائیفائڈ راولپنڈی میں شدید بیمار ہیں احباب اُن کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (رشید احمد)

مسئلہ حیاتِ مسیح اور ہفتہ وار "رضوان"

(از محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ لاہور)

مولوی سید احمد شاہ صاحب استاذ العلماء و ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کی سرپرستی میں ایک ہفتہ وار اخبار "رضوان" شائع ہو رہا ہے ۱۴ ستمبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں ایک مضمون بعنوان "رفع سماء اور مرزائی" شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے "حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات قرآن اور حدیث سے ثابت ہے" مضمون نگار صاحب نے صرف دعویٰ ہی کر دیا ہے اور دلیل کوئی نہیں دی۔ مضمون پانچ کالموں پر مشتمل ہے۔ مضمون نگار صاحب نے نہ تو کوئی قرآن پاک کی کوئی آیت نقل کی ہے اور نہ کوئی حدیث شریف لکھی ہے جس سے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی ثابت ہو سکے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مضمون قرآن پاک کے علوم سے بے بہرہ ہے اور لٹریچر اسلامی سے ناواقف محض ہے۔ ورنہ ہو نہیں سکتا کہ اتنا بڑا دعویٰ ہو اور دلیل ایک بھی نہ ہو۔ برخلاف اس کے قرآن پاک میں بیسیوں آیات ایسی ہیں جن سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کی تائید ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی لٹریچر اس مسئلہ کے متعلق کافی سے زیادہ بھرا پڑا ہے جو وفات مسیح کو ثابت کرتا ہے اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن پاک میں کوئی آیت ایسی نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام بجسدہ عنصری آسمان سے واپس تشریف لائیں گے اور نہ کوئی ایسی احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ یہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہیں بلکہ اس کی دلیل یہ ہے کہ آج سے پچاس سال قبل بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے علماء اور علیہ علماء کو مخاطب کرتے ہوئے ایک بصیرت افروز چیلنج شائع کیا جس نے ہر طبقہ کو بالکل ساکت کر دیا حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح احادیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہ پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور اپنی تمام کتابوں کو جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔ جس طرح چاہیں تسلی کر لیں۔"

(کتاب البریہ ص ۱۹۲ حاشیہ)

علماء کی بے بسی اور ان کا عجز فی الواقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ احادیث میں حضرت مسیح علیہ السلام کی بجسدہ عنصری زندگی کا کوئی ثبوت نہیں۔ ورنہ یہ نہیں ہو سکتا کہ نصف صدی گذر جائے اور کسی کو بھی کوئی حدیث نہ ملے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کو ثابت نہ کر سکے۔ یہ تھا احادیث کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحقیقی چیلنج۔ اب قرآن پاک کے متعلق حضور اقدس کا دعویٰ دیکھئے۔ حضرت احمد علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے ہمارے اور ہمارے مخالفین کے صدق اور کذب آزمانے کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات و وفات ہے اگر حضرت عیسےٰ درحقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں اور اگر درحقیقت قرآن کی رو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۶ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف اس بات کو اسی جگہ پر ہی ختم نہیں کر دیا بلکہ آپ نے اہل حدیث گروہ کے سب سے بڑے مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی کو مخاطب کر کے ایک اشتہار شائع فرمایا کہ

"واضح ہو کہ اختلافی مسئلہ جس پر میں بحث کرنا چاہتا ہوں صرف یہ ہے کہ یہ دعویٰ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ بجسدہ عنصری آسمان پر اٹھائے گئے۔ میرے نزدیک صحیح ثابت نہیں ہے اور میں اس وقت اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ اگر حضرت مولوی سید نذیر حسین صاحب حیات مسیح علیہ السلام صریحۃ الدلالت اور احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے ثابت کر دیں تو میں دوسرے دعویٰ مسیح موعود سے خود دست بردار ہو جاؤں گا اور مولوی صاحب کے سامنے توبہ کروں گا۔ بلکہ اس مضمون کی تمام کتابیں جلا دوں گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۴۲-۴۳)

کس قدر افسوس ہے کہ آج تک کوئی شخص بھی آپ کی اس تحدی کو توڑ نہ سکا۔ بلکہ شریف اور صاحب علم طبقہ اس غلط عقیدے سے متنفر ہو رہا ہے۔ ذیل میں چند حوالے بطور ثبوت پیش کئے جاتے ہیں۔ علامہ السید رضا ایڈیٹر رسالہ المناد مصر ایک بہت بڑی شخصیت کے مالک ہیں اور آپ کو حدیث اور فقہ کا امام کہا جاتا ہے۔ چنانچہ پنجاب کا ایک مذہبی اخبار مولانا موصوف کی شخصیت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی کا بیان ہے کہ علامہ ابن تیمیہ کے بعد آج تک کسی مسلمان عالم نے مرحوم کے برابر دین کی خدمت نہیں کی۔ علامہ رشید رضا علم کے بحر ذخار تھے۔ تفسیر حدیث اور فقہ کے امام تھے اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرماتے تھے وہ قول فیصل کا حکم رکھتا تھا۔ آپ تمام دنیائے اسلام کے محترم تھے۔ یہاں تک کہ سلطان ابن سعود آپ کو امام اور پیشوا کہہ کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔"

(اخبار ایمان پٹی ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء)

علامہ رشید رضا لکھتے ہیں:۔

(۱) "قرآن میں اس امر کی تصریح کر دی گئی ہے کہ مسیح علیہ السلام رفع سے پہلے وفات پا گئے۔ جیسا کہ آیت یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی کے متبادر معنے یہی ہیں اور اس میں تاویل اس وقت تک نہیں کی جا سکتی جب تک کہ ظاہر معنے کے خلاف کوئی دلیل قائم نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے اس میں تاویل کی جائے۔" (رسالہ المناد جلد ۵ ص ۱۷)

(۲) "مسیح کا ہند کو بھاگ جانا اور اس شہر (سری نگر) میں اس کا وفات پانا عقل اور نقل کے لحاظ سے بعید نہیں۔" (المناد جلد ۶ ص ۴۲)

(۳) "حق بات یہی ہے کہ قرآن میں کوئی ایسی نص نہیں جس سے ثابت ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور زمین پر حکم کریں گے۔" (المناد جلد ۶ ص ۵۷)

(۴) "کتاب و سنت میں کوئی نص قطعی الثبوت اور قطعیۃ الدلالت ایسی نہیں پائی جاتی جس سے نزول مسیح کے عقیدے کا وجود ثابت ہو۔"

(المناد جلد ۵ صفحہ ۴)

اسی طرح مصر کی ازہر یونیورسٹی کے علماء کی مجلس عاملہ کے ایک بہت بڑے رکن جناب شیخ محمود شلتوت ایک فتوے کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن مجید اور سنت مطہرہ میں کوئی ایسی سند نہیں جس سے یہ عقیدہ درست پاتا اور دل مطمئن ہو جاتا کہ حضرت عیسےٰ جسم سمیت آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں اور یہ کہ وہ اب وہاں زندہ ہیں۔ اور آخری زمانہ میں وہاں سے زمین پر اتریں گے۔ حضرت عیسےٰ کے بارہ میں قرآنی آیات یہ بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مسیح سے وعدہ فرمایا تھا کہ ان کو وفات دے گا۔ اور ان کا رفع کرے گا اور انہیں کافروں کے شر سے بچائے گا اور یہ وعدہ یقیناً پورا ہو چکا ہے۔ حضرت عیسےٰ کے دشمن نہ انہیں قتل کر سکے اور نہ صلیب پر مار سکے۔ البتہ اللہ تعالےٰ نے مدت حیات کو پورا کر کے انہیں وفات دے دی اور ان کا رفع فرمایا۔"

(اخبار رسالت ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء جلد ۱۰)

مندرجہ بالا حوالجات اس بات کو بالوضاحت ثابت کر رہے ہیں کہ درحقیقت حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ آپ کی وفات میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے۔

کوائف ربوہ

۲۸ اکتوبر۔ مولوی نور محمد صاحب آف علاقہ ملتان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے اور ہجرت سے قبل قادیان میں رہتے تھے۔ ملی ان کی رہائش تھی شیخوپورہ میں فوت ہو گئے۔ آپ کی نعش بذریعہ لاری ربوہ لائی گئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ بعد نماز عشاء پڑھایا اور ۲۹ اکتوبر کو ان کو سپرد خاک کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اہالیان ربوہ ان کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

(۲) ۲۸ اکتوبر بعد نماز عشاء ایک صاحب نے بیعت کی

(۳) جلسہ سالانہ کے انتظامات سرگرمی کے ساتھ شروع ہو گئے ہیں

(۴) حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ خیریت سے ہیں اور ربوہ میں تشریف فرما ہیں۔

(۵) ربوہ میں لوئر پرائمری سکول بہ تعمیل ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۳ اکتوبر سے کھل گیا ہے اور تعلیم شروع ہو گئی ہے

شیخ محمد الدین جنرل سیکرٹری ربوہ

درخواست دعاء

میرے چھوٹے بھائی عزیز محمد یوسف جو کوئٹہ میں فوج میں حوالدار کلرک کے طور پر کام کرتے ہیں قریباً سوا ماہ سے میعادی بخار بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

فرقہ بندی اور جماعت احمدیہ

(از مکرم عطاء اللہ صاحب مجاہد مسقط و کویت بلاد عربیہ)

مسلمان معترض ہیں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ایک نئے فرقے کی بنیاد رکھی۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ ہر ایک مامور و مرسل خدا تعالےٰ کے برگزیدہ ایک جماعت بناتے آئے ہیں۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا حضرت نوح علیہ السلام نے اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اپنی جماعتیں نہ بنائی تھیں غرضیکہ اس دنیا میں ہمیشہ سے ایک خدائی جماعت صراط المستقیم کی دعا کے ماتحت ہمیشہ عشاق خدا صراط المستقیم کو حاصل کرتے رہیں۔ اور خدا کے محبوب ہوتے رہیں۔ اگر محض فرقہ یا جماعت بنانا۔ ایک قابل اعتراض امر ہے۔ تو یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اس میں خدا تعالےٰ کے تمام مامور و مرسل اور بعض بزرگان دین اسلام ہمارے ساتھ شریک ہیں۔ کیونکہ سب نے جماعتیں بنائیں۔ وہ جو ہم پر فرقہ بندی کا اعتراض کرتے ہیں۔ وہ خود بھی کسی نہ کسی فرقہ اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا کیا وہ اسلام کے تمام فرقوں سے باہر ہیں۔ اگر وہ اندر رہیں۔ تو کسی نہ کسی بزرگان دین کے ماننے کی وجہ سے یا خاص عقیدہ کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو کسی نہ کسی فرقہ اسلام سے منسلک سمجھتے ہیں۔ غرضیکہ ہم پر فرقہ بندی کا اعتراض کرنے والے کسی نہ کسی فرقہ اسلام سے تعلق رکھ کر خود بھی تو قابل الزام ہیں۔ اگر مقلد غیر مقلد بلکہ اولی اہلِ وغیرہ وہابی وغیرہ نابی۔ چشتی۔ قادری۔ حنفی دیوبندی۔ شیعہ۔ اہل سنت والجماعت غرضیکہ تمام فرقہ اسلام ہر ایک کو محض فرقہ کے اعتراض کی وجہ سے اسلام سے خارج کرنے لگیں۔ تو ایسے دردمندان اسلام آپ سمجھ ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ کیا باقی کون مسلمان بچ جائے گا۔

وہ ناجی فرقہ

ابتداے آفرینش سے تمام انبیاء و مرسلین جب کبھی خدا تعالےٰ کے حکم موجب اس دنیا میں آئے۔ تو انہوں نے ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے نام پر آواز بلند کی۔ اور وہ جنہوں نے اس کی آواز پر لبیک کہا۔ اُن کو ایک لڑی میں پرو کر اُن کا ایک تبلیغی پروگرام مرتب کیا اور ان کی ایک جماعت تیار کی۔ تا کہ اُس کی وفات کے بعد وہ جماعت اُس کے تبلیغی پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ تمام دنیا اس امر پر گواہ ہے۔ کوئی اہل بصیرت اس امر سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ تمام دینی و دنیوی سیاسی و مذہبی انقلابات تمام ایسی جماعتوں کی پیدا کردہ ہیں۔ جن کے افرادِ جماعت کے خیالات و اعتقادات کسی ایک نقطہ مرکزیہ پر مجتمع تھے۔ اور اُن کے سامنے ایک مقصد تھا جس کے حصول کے لئے انہوں نے دیوانہ وار قربانیاں کیں۔ پس اس طرح وہ عظیم الشان تبلیغی پروگرام اور انقلاب روحانی جس کی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ و امام مہدی علیہ السلام جیسی عظیم الشان شخصیت حکماً عدلاً کے ہاتھوں پڑنے والی تھی۔ اس کی تکمیل کے لئے یہ ضروری امر تھا۔ کہ وہ ایک جماعت بناتا جو اس کے تبلیغی پروگرام کو سر انجام دینے کے لئے لبیک لبیک کی صدا بلند کرتے۔ وہ پروانے ہوتے جو اس شمع روحانی کی کرنوں پر گرتے۔ وہ ایک دیوانے ہوتے جو اس کے حکم پر مرنے کو تیار ہوتے۔ وہ ایسے شیدائی ہوتے جو اپنا مال و جان اُس کی جنبش لب پر قربان کرنے والے ہوتے تا اس کا پروگرام یحیی الدین ویقیم الشریعۃ الاسلامیۃ پایۂ تکمیل کو پہنچتا۔ پس جیسا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر اولیاء اللہ کی بشارات موجود تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم احمد اور صفات جمالی کے ظہور کے لئے جماعت احمدیہ کا قیام ایک مقدر اور ضروری امر تھا۔ اگر حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام ایک جماعت کی بنیاد نہ رکھتے تو (۱) آپ کے ماننے اور نہ ماننے والوں میں کس طرح امتیاز قائم رہتا (۲) ایک پاک مطہر اور عشاق خدا کی جماعت کیونکر بنتی (۳) ایک روحانی تعمیر کے لئے کمربستہ معمار و مزدور کیسے تیار ہوتے اور (۴) یقیناً "وہ ناجی فرقہ" معرض وجود میں نہ آتا جس کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارات موجود تھیں کہ ما انا علیہ و اصحابی۔ کہ وہ (ملۃ واحدۃ) ناجی فرقہ میرے اصحاب کرام کے نقش قدم پر چلنے والا ہوگا۔ پھر مسلمانوں کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ نصیحت موجود ہے۔ کہ تلزم جماعۃ المسلمین و امامھم (مشکوٰۃ) کہ تیرے لئے لازم ہے کہ تو ایسی جماعۃ المسلمین کا دامن پکڑ لے جن کا ایک امام ہو۔ اگر ایسی جماعت ہی قائم نہ ہوتی۔ تو یقیناً مسلمان سرگرداں ہوتے۔ اور صراط المستقیم کی رہبر جماعت مفقود ہوتی تو پھر آپ ہی خدارا غور کریں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ کی پیشگوئی کیونکر پوری ہوتی پس اس جماعت احمدیہ کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و بزرگان دین اسلام کی بشارات کے ماتحت ہی خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کے مصائب و مشکلات کو حل کرنے اور ان کے یتیم بچے و بیوہ عورتوں کی نگہداشت کے لئے رکھی ہے۔ اس کا ایک امام اور ایک بیت المال ہے۔ اور ید اللہ علی الجماعۃ کے ماتحت اللہ تعالےٰ کا ہاتھ اس جماعت پر ہے۔ مبارک ہے وہ جو اس نقطۂ معرفت کو سمجھے اور اس جماعت میں شامل ہو۔ جو اللہ تعالےٰ اس کے رسول و بزرگان دین اسلام کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے والی ہے اور جو حقیقی معنوں میں ایک ناجی فرقہ ہے۔ اور دن رات خدمت اسلام و خدمت قرآن کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر رہا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

کراچی: ۴ر نومبر:- بین المملکتی حد ود کمیشن کے صدر سویڈن کے جج لارڈ جسٹس ہیگ ۲۳ر نومبر کو سویڈن سے پاکستان کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

صوہ داستہ سے آسامی کے ساتھ نہیں پہنچا جا سکتا" (استار)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

ہوا سے کاشتکاری

لندن ۴ر نومبر:- خزانہ برطانیہ کے دور دراز علاقوں میں ماہرین کھیتوں پر تجربے کر رہے ہیں۔ ان ماہروں کا خیال ہے کہ آئندہ کاشتکاری بادلوں میں سے ہوا کرے گی۔ امید کی جا رہی ہے کہ ہوا سے تخم ریزی جلد ہی وسیع پیمانہ پر شروع ہو جائے گی جب زراعتی وزارت کو گروپ کیپٹن شبن کی جو نیوزیلینڈ میں کاشت کے لئے طریقوں میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں رپورٹ موصول ہو جائے گی۔ تو غالباً گھاس پھوس ختم کرنے اور کھاد ڈالنے کا کام بھی ہوا میں سے کیا جائے گا۔ وزارت مذکور کے ایک ترجمان نے بیان کیا ہے کہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہوا سے ان علاقوں میں بھی تخم ریزی اور کھاد ڈالنے کا کام کیا جا سکتا ہے جہاں برمی ...

چینی مسلمانوں پر کمیونسٹوں کے مظالم
چینی مسلمان لیڈر کی پاکستان سے اپیل

لاہور ۴ نومبر۔ کینٹن میں نوجوان مسلمانوں کی انٹی کمیونسٹ لیگ کے لیڈر کا ایک خط یہاں موصول ہوا ہے اس خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ جوں جوں چینی کمیونسٹ فوجیں جنوب کی جانب بڑھتی جا رہی ہیں۔ چینی مسلمانوں کی حالت بہت دردناک ہوتی جا رہی ہے۔ لیگ کے لیڈر اسحاق سوئی ڈنگ نائی نے تحریر کیا ہے کہ "ہم چینی مسلمان آپ لوگوں کے لئے حج کی تمام برکات کی دعا کرتے ہیں۔ ہماری بھی حج کے لئے مکہ معظمہ جانے کی تمنا تھی۔ لیکن ہم اتنے آزاد نہیں ہیں۔ ہم پر کمیونسٹوں نے غلبہ پا لیا ہے۔ جنہوں نے ہماری تمام آزادی ہم سے چھین لی ہے۔ ہمیں اپنی ثقافت کے مطابق زندگی بسر کرنے سے روکنے کے لئے وحشیانہ مظالم اور جبریت سے کام لیا جا رہا ہے۔ ہمیں آپ میں سے ہر ایک کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ خدا سے ہماری نجات کے لئے دعا کیجئے"

خط میں بتایا گیا ہے کہ کمیونسٹ اسلامی ثقافت کو ختم کرنے کے مقصد سے تمام علماء کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اور ان کی املاک پر قبضہ کر لیا ہے۔ پوری نوجوان نسل کو قلیوں اور سپاہیوں کی حیثیت سے کام کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ یہودیوں کے مظالم کے مقابلہ میں ہمارے لئے یہ ظلم زیادہ بدتر ہے۔

خراب طرز عمل کی انفرادی مثالیں بیان کرتے ہوئے مکتوب میں تحریر کیا گیا کہ "چین کے شمال مشرقی صوبہ لیاؤ لنگ کے شہر کینگ میں ابوبکر سیونگ نامی ایک امام کو زبردستی خنزیر کا گوشت کھلایا گیا جب اس نے مقاومت کی تو اس کا سر کاٹ ڈالا گیا ایک اور امام کو نماز پڑھنے سے روک دیا گیا۔ جب اس نے اس حکم کو نہیں مانا تو اسے گھوڑوں سے باندھ کر سڑکوں پر گھسیٹا گیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔ ان مظالم کی وجہ سے چینی مسلمانوں کو اپنے مذہب کی حفاظت کے لئے میدان میں آنا پڑ گیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ "ہمارے زاویہ نظر سے یہ جنگ ہمارے لئے کم و بیش ایک دوسری صلیبی جنگ کی حیثیت رکھتی ہے ہم اپنے ملک کو حاصل کرنے کی تگ و دو نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہمارے سامنے اسلام اور مسلمان ہیں۔ ہماری ناکامی کا مطلب یہ ہے کہ کمیونزم آپ کے ملک تک پھیل جائے گا ہم نے چین کے مختلف علاقوں میں ایک زمین دوز تحریک شروع کی ہے اور ہمارے نوجوان بہت معمولی وسائل سے سخت کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے تین جنرل پی جنگ ہسی مابو مانگ اور ماہنگ کوئی بھی سخت جدوجہد کر رہے ہیں اور ہماری جدوجہد کو ان کی رہنمائی سے بہت تقویت پہونچی ہے۔

"اپنی دشواریوں سے ہم کشمیر اور فلسطین کے مسلمانوں کی دشواریوں کو سمجھتے جا رہے ہیں ہم کمیونسٹوں کے خلاف اس جنگ میں پھنسے ہوئے ہیں اور فلسطین اور کشمیر کے اپنے مظلوم بھائیوں کو کافی امداد دینا ہمارے لئے ناممکن ہے"

پاکستان سے ہر قسم کی ہمدردی اور امداد کی اپیل کرتے ہوئے لیگ کے لیڈر نے مزید کہا کہ "اس وقت چین میں ۵ کروڑ مسلمان ہیں۔ ان میں سے دس فی صدی افراد نے کمیونسٹوں کے خلاف ہتھیار اٹھا لئے ہیں۔

(استار)

فرانس میں افیون کے گروہ کی گرفتاریاں

پیرس ۴ نومبر۔ فرانس پولیس نے جو بین الاقوامی افیون کے گروہ کو توڑ رہی ہے یہاں دس آدمی گرفتار کئے ہیں اور دوسروں کو مارسیلز، سینٹ ہیکسم اور برستیس میں پکڑا ہے گرفتار ہونے والوں میں ایک پچاس سالہ اعلیٰ شہری افسر پیری کلرسی ہے جو پراسرار "رنگتیاتی کاؤنٹس" میگرٹ اوڈی انڈرڈیوں کا بھائی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کاؤنٹس کا قتل ایک سال قبل تنجیر میں ان کی کشتی پر ہوا تھا۔ ان کی لاش تو نہ مل سکی۔ لیکن ایک جومن پر مقدمہ چلایا گیا لوگوں نے ان کو دنیا کے مختلف حصوں میں جن میں شمالی افریقہ بھی شامل ہے زندہ دیکھا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ پیری کلرسی نے اپنی بہن پر الزام لگایا ہے کہ اس نے افیون کی عادت اسکو ڈلوائی ہے جو آدمی افیون مہیا کرتا ہے اس کا نام رابرٹ انیورنفر ہے وہ چند دن قبل پکڑا جا چکا ہے۔ بعد میں پولیس نے ایک چینی لیوشوم چان کو پکڑا جو رینالٹ کار فیکٹری میں ملازم ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ شخص نبورنفر کی جگہ لینے والا تھا۔ ایک اور آدمی کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کار کے ذریعہ پیرس اور ریورا کے درمیان افیون لاتا لے جاتا ہے (استار)

ملایا میں برطانوی سارجنٹ کی تربیت

سنگاپور ۴ نومبر۔ جن یورپی سارجنٹوں نے فیڈریشن کے جنگل کے گشتی دستوں کی قیادت کی تھی۔ انہیں اب ہتھیاروں۔ طریق جنگ اور ملایا کی تاریخ اور زبان کی تربیت دی جا رہی ہے

راولپنڈی جہلم اور ملتان میں چاول کا راشن نہیں رہا

لاہور ۴ نومبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے راولپنڈی، جہلم اور ملتان کے راشن بند علاقوں میں چاول کا راشن توڑ دیا ہے۔ اب عوام ان تینوں شہروں میں چاول کی برآمد تمام ذرائع باربرداری سے کر سکتے ہیں۔ حکومت نے مزید فیصلہ کیا ہے کہ لاہور سیالکوٹ اور گجرات کے راشن بند علاقوں میں عوام اپنی چھ ماہ کی ضروریات کے مطابق چاول ریل مشینی ذرائع اور کشتیوں کے علاوہ دیگر ذرائع باربرداری سے درآمد کر سکتے ہیں۔

عرب ممالک کی اجتماعی حفاظت کا معاہدہ

لیک سکسس ۴ نومبر۔ عربوں کی اجتماعی حفاظت کے معاہدہ کو عرب لیگ کونسل نے مصر کے مشورہ پر منظور کیا ہے۔ عرب وفود اس کے معاشی رخ کو فی الحال فوجی رخ سے زیادہ اہم قرار دیتے ہیں سرکردہ وفود نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ عرب لیگ کو اپنی رکن ریاستوں کے درمیان گہرے معاشی اشتراک اور معاشی ترقی کی ایک عملی سکیم کا کام شروع کر دینا چاہئے مندوبین نے زور دیا ہے کہ اسرائیل کے وجود میں آ جانے کے بعد عرب مسائل کو اس طرح حل کرنا نہایت ضروری ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ معاشی مسائل کا ایک عملی اور واقعی حل نہ صرف عرب ریاستوں کو خارجی تنگ چینیوں سے محفوظ کر دے گا بلکہ عرب عوام میں عرب لیگ کو بھی استحکام نصیب ہو گا۔ ان کو یہ بھی خیال ہے کہ اگر اشتراکیت اس امر کا مظاہرہ کر سکی کہ عرب لیگ درحقیقت عرب عوام کی حالت سدھارنے کے لئے کچھ بھی نہیں کر رہی ہے تو یہ اشتراکیت کے قبضہ میں ایک طاقتور پروپیگنڈا کرنے کا حربہ ہو گا۔ علاوہ چند حلقوں کی اس تشویش کے کہ کہیں یہ معاہدہ فوجی اشتراک سے زیادہ متعلق نہ ہو عام طور پر اس تحریک کو جس کا مقصد عربوں کو زیادہ قریب لانا ہے عام پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ (استار)

اہالیان امروہہ کا شکریہ

لاہور ۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اہالیان امروہہ کے رسوم عزاداری کی غرض سے سید محمد صاحب نقوی نے برائے جلوس ذوالجناح مورخہ ۹ محرم ۱۳۶۸ھ حکومت سے استدعا کی۔ لیکن وقت کی کمی کے باعث منظوری نہ ملنے پر بموجب پروگرام ۹ محرم ۱۳۶۹ھ مجالس و برآمدگی ذوالجناح وغیرہ کیلئے اہالیان امروہہ نے اصرار کیا اور مکان سید محمد احمد صاحب نقوی سے ذوالجناح کو باہر لائے۔ موقع پر عالیجناب نواب احسان علی خان صاحب مالیر کوٹلہ اور سید محمود صاحب نقوی پہنچ گئے اور حکومت سے حقوق دلانے کا وعدہ کر کے ان کے جوش کو ٹھنڈا کر دیا۔ اس پر وہ جلوس کو خوش اسلوبی سے سید محمد صاحب نقوی کے مکان میں واپس لے گئے۔ (ایک شیعہ)

ریڈیو ایکٹیوٹی کی آزمائش کرنے کیلئے نیا آلہ

لنڈن ۴ نومبر۔ اگر جنگ ہوئی تو برطانیہ میں ہر گھر کو ایک نیا آلہ دیدیا جائے گا۔ جو ریڈیو ایکٹیوٹی کے بادوں کا ریکارڈ کرتا ہے۔ یہ آلہ فونٹین پن کے برابر ہے اور اس کا نام اسٹیم اسکوپ ہے۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ سائنسی آلات کے کارخانوں میں یہ آلے ہزاروں کی تعداد میں بنائے جائیں گے۔ سب سے پہلے شہری دفاع کی انجمن کو مہیا کئے جائیں گے اور فضائی حملے کے وارڈنوں۔ ہسپتالوں اور صنعتی کارخانوں کے مزدوروں کو ریڈیو ایکٹیو علاقوں پر کام کرتے ہوئے دئیے جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ نیویارک کی ایک کمپنی ایک لاکھ آلات کا آرڈر دیا ہے۔ "اسٹیم اسکوپ" کی موجودہ قیمت ۲ پونڈ ہے لیکن امید ہے کہ بڑے پیمانے پر تیاری سے اس کی قیمت نصف رہ جائے گی۔ (استار)

کوئٹہ میں دن کو تارہ نظر آیا۔

کوئٹہ ۳ نومبر۔ یہاں مقامی میٹرولوجیکل رسدگاہ کے دو غبارہ بنانے والوں نے دن کو ایک بجکر ۵۵ منٹ پر ایک تارہ چمکتا ہوا دیکھا۔ یہ تارہ جو تین بجکر دس منٹ پر پھر دیکھا گیا مشرق سے مغرب کی جانب حرکت کر رہا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں اسکو پہلی بار دیکھا گیا ہے۔ (استار)

ارجنٹائن کے ناظم الامور کی پر اسرار موت

ایتھنز ۴ نومبر۔ یہاں ارجنٹائن کے ناظم الامور ارنسٹو ڈیل کی موت نہایت پر اسرار طریقہ پر واقع ہوئی ہے۔ ان کے ہوٹل گرانڈی برٹینی میں خون آلود بستر پر مردہ پایا گیا۔ شراب لانے کا حکم دینے کے بعد ڈیل پیر کے روز رات گئے بستر پر دراز ہوئے تھے۔ جب خادمہ صبح کے وقت کمرہ صاف کرنے کیلئے داخل ہوئی تو اس نے ان کو سوتا ہوا پایا۔ لیکن جب وہ تیسرے پہر تین بجے دوبارہ کمرے میں داخل ہوئی تو مرے پڑے تھے۔ ڈیل کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ انہیں کوئی پریشانی نہ تھی۔ (استار)

پاکستانی طلباء کا مشن

دمشق ۴ نومبر۔ پاکستانی طلباء کا ایک وفد مصر جاتے ہوئے یہاں پہنچا ہے۔ یہ طلباء مصر میں مذہبی اداروں میں شرکت کریں گے (استار)